2527-مسلمان کس کتابی عورت سے شادی کرسکتا ہے

سوال

میں مندرجہ ذیل عبارت کا معنی پوچھنا چاہتا ہوں :
اہل کتاب یھودی یا عیسائی عورتوں میں سے عفیف سے شادی کرنا ؟
کیا کتابی عورت سے بوس وکنار شادی میں رکاوٹ ہے ؟
میں نے آپ کے جواب میں یہ پڑھا ہے کہ مسلمان کو عفت و عصمت کی مالک لڑکی سے شادی کرنی چاہیے تو کیا یہ صرف کتابی لڑکی کے لیے ہے یا کہ مسلمان لڑکی بھی اس میں شامل ہے ؟
اور کیا بوس وکنار عفاف کی تعریف میں شامل ہے ؟ اور ایسے مسلمان نوجوان کو آپ کیا نصیحت کریں گے جس کا اعتقاد ہو کہ شادی سے قبل لمس ضروری ہے ؟
میری گزارش ہے کہ یہ سوال نشر نہ کیا جائے بلکہ میرے اور آپ کے مابین ہی راز رہنا چاہیے اس کا جواب مجھے آپ ای میل کردیں ۔ میں آپ کے تعاون پر مشکور ہوں ۔

پسندیدہ جواب

ابو جعفر محمد بن جریر الطبری رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب : جامع البیان عن تاویل آی القرآن میں المحصنۃ کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں :

جب کوئی عورت عفت و عصمت اختیار کرے تو کہا جاتا ہے حصنت ، تحصن ، حصانۃ ، اور حاصن من النساء یعنی عورتوں میں سے عفیفہ عورت کو حاصن کہا جاتا ہے ۔ ۔ ۔ اور ایک قول یہ بھی ہے : شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی اور بے حیائی سے بچنے والی کو محصنہ کہا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجھا} اور مریم بنت عمران جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ۔

یعنی اس نے شک وشبہ سے اپنی حفاظت کی اور فجور و بے حیائی سے اپنے آپ کو روکا ، پھر اس کے بعد رحمہ اللہ تعالی نے مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی کی تفسیر کے بارہ میں مختلف اقوال نقل کیے ہیں :

{والمحصنات من المؤمنات والمحصنات من الذین أوتوا الکتاب من قبلکم ...} اور مومنوں میں سے پاکباز عورتیں اور جنہیں تم سے قبل کتاب دی گئی ہے ان کی پاکباز عورتیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ابن جریر طبری رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ دوسروں کا کہنا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان سے یہ مراد لیا ہے :

{مومنوں میں سے پاکباز عورتیں اور جنہیں تم سے قبل کتاب دی گئی ہے ان کی پاکباز عورتیں}

یعنی دونوں فریقوں سے پاکباز چاہے وہ تمہاری آزاد عورتیں ہوں یا لونڈیاں اللہ تعالی نے اس قول میں سے اہل کتاب لونڈیاں جو دین والی ہوں ان سے نکاح کرنا جائز ہے اور مومنوں اور اہل کتاب میں سے حرام کاری کرنے والی عورتیں حرام کی گئی ہیں ۔

پھر اس کے بعد رحمہ اللہ تعالی نے اس قول پر کچھ اثر بھی نقل کرنے کے بعد یہ بھی کہا ہے کہ :

اہل تفسیر کا مندرجہ ذیل فرمان کے حکم میں اختلاف ہے :

.{اور جنہیں تم سے قبل کتاب دی گئی ہے ان کی پاکباز عورتیں}.کیا اس کا حکم عام ہے یا کہ خاص ؟

کچھ مفسرین کا کہنا ہے : یہ ان میں سے عفائف کے بارہ میں عام ہے ، کیونکہ محصنات ہی عفائف ہیں اور مسلمان کے لیے ہر اہل کتاب کی آزاد اور لونڈی سے نکاح کرنا جائز ہے ، چاہے وہ ذمیہ ہو یا پھر حربیہ ۔

اور اس میں انہوں نے مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی کے ظاہر سے دلیل لی ہے :

.{اور جنہیں تم سے قبل کتاب دی گئی ہے ان کی پاکباز عورتیں}.

یہاں پر معنی عفائف ہے چاہے وہ کوئی بھی ہو ، یہ قول محصنات سے عفائف مراد لینے والوں کا ہے ۔

اور کچھ دوسرے مفسرین کا کہنا ہے کہ یہاں سے اہل کتاب کی وہ عورتیں مراد ہیں جو مسلمانوں کے ذمہ اور معاھدہ میں ہوں لیکن جو اہل حرب کتابی کی عورتیں مسلمان پر حرام ہیں ۔

ابن جریر رحمہ اللہ تعالی نے کتابی عورت سے نکاح میں ایک بہت ہی اہم شرط ذکر کی ہے جس پر ہر مسلمان کو غور و فکر کرنا ضروری ہے جو بھی کفار کے ممالک میں رہتا ہوا ان سے شادی کرنا چاہتا ہے وہ اس پر غور کرے کہ :

نکاح کرنے والا ایسی جگہ ہو جہاں پر اسے اپنی اولاد کے بارہ میں کفر پر مجبور کیے جانے کا خدشہ نہ ہو ۔ اھ

دیکھیں جامع البیان عن تاویل آي القرآن (165/8) ۔

اور اس کلام کو ہمارے موجودہ دور میں اس طرح فٹ کیا جاسکتا ہے کہ وہ کفار ممالک میں رہائش پذیر نہ ہو جہاں پر مسلمان کو اپنی اولاد کو مجبورا کفریہ دین پر پرورش کرنی پڑے وہ اس طرح کہ بچے کو اجباری طور پر کچھ نہ کچھ عیسائی دین پڑھایا جائے اور ہر اتوار کے دن اسے گرجا گھر لے جایا جائے یا پھر یہ قانون ہو کہ کافرہ عورت جب چاہے اپنے بچے کو اپنی کافر قوم کی دین کی تربیت دینا شروع کردے ، ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ذلت و رسوائی سے بچا کر رکھے ، اور ہمیں سلامتی و عافیت سے نوازے ۔

اور شیخ عبدالرحمن السعدی رحمہ اللہ تعالی اپنی تفسیر (458/1) میں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

اور تمہارے لیے آزاد عورتیں حلال کردی گئیں ہیں : یعنی آزاد اور عفیت و عصمت کی مالک ، .{مومنوں میں سے}. اور .{محصنات}. یعنی آزاد اور عفت و عصمت کی مالک .{ان لوگوں میں سے جنہیں تم سے قبل کتاب دی گئی ہے}. یعنی یھودی اور نصاری کی عورتیں ، اور یہ مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی کے لیے مخصص ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

.{اور تم مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک کہ وہ ایمان نہیں لے آتیں}. ۔

اور بے حیائی کرنے والی اور فاجر قسم کی زانی عورتوں سے نکاح کرنا جائز نہیں چاہے وہ عورتیں مسلمان ہوں یا کتابی ، جب تک وہ توبہ نہیں کرتیں ان سے نکاح کرنا جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{زانی مرد زانیہ یا پھر مشرکہ عورت کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہیں کرتا ، }.اسی آیت کے آخر میں جا کر فرمایا کہ یہ مومنوں پر حرام ہے ۔

واللہ اعلم.